کتاب التوحید

حصہ چہارم

قرآنی آیت—۴

وَقَوْلُهُ تَعَالَى:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں (غلام اور کنیز)، یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں (فخر کرنے والوں) کو پسند نہیں فرماتا۔"[9]

الفاظ کی تشریح:

علامہ محمد بن عبد العزیز القرعاوی رحمہ اللہ کی شرح:

اعْبُدُوا اللَّهَ	یعنی صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کو عبادت میں اکیلا مانو۔
وَلا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا	یعنی اس کے علاوہ ہر اس چیز کا انکار کرو جس کی عبادت کی جاتی ہے، خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ، بے جان ہو یا جان دار۔
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا	والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو (تفصیل کے لیے پچھلی آیت کی شرح دیکھو)۔

[9] سورۃ النساء، آیۃ: ٣٦

بِذِي الْقُرْبَىٰ	ہر وہ شخص جو رشتہ دار کہلایا جاسکے۔
الْيَتَامَىٰ	"یتیم" کی جمع ہے، یہ وہ بچہ ہے جس کا باپ اس کے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائے۔
الْمَسَاكِينِ	"مسکین" کی جمع ہے، یہ وہ شخص ہے جو فقیر و حاجت مند ہو۔
الْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ	وہ ہمسایہ یا پڑوسی جو بالکل قریب اور ساتھ رہتا ہو (تمہارے مکان سے متصل ہو)۔اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہ ہمسایہ ہے جس کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق ہو۔
الْجَارِ الْجُنُبِ	وہ ہمسایہ جس سے آپ کی کوئی رشتہ داری نہ ہو۔اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہ ہمسایہ ہے جو بالکل ساتھ نہ رہتا ہو (تمہارے مکان سے متصل نہ ہو)۔
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ	یہ وہ ہر شخص ہے جو آپ سے فائدہ اٹھانے کی امید رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ رہتا ہو، جیسے بیوی، مسافر (سفر کا ساتھی) اور اسی طرح کے دوسرے لوگ۔
ابْنِ السَّبِيلِ	وہ مسافر جو راستے میں منقطع ہو گیا ہو۔
وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ	اس سے مراد غلام اور کنیزیں ہیں۔
الْمُخْتَالُ	وہ شخص جو متکبر (تکبر کرنے والا) ہو۔

الْفَخُورُ	وہ شخص جو اپنی ذات پر نازاں ہو اور اپنی تعریف خود کرتا ہو۔

اجمالی تشریح:

چونکہ اخلاص دین کی بنیاد ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کی ابتدا توحید کو اس کے لئے کو خالص کرنے اور اس کے سوا ہر ایک کا انکار کرنے کے حکم سے کیا۔ پھر اس کے بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوکی کرنے کا حکم دیا، کیونکہ وہ دونوں ہی اس دنیا میں انسان کے وجود کا ظاہری سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے حق کو بھی نظرانداز نہیں کیا، کیونکہ وہ سب سے زیادہ انسان کے فضل واحسان کے امیدوار ہوتے ہیں۔ اور تاکہ باقی مسلمان بھائی مایوس نہ ہوں، اللہ وسبحانہ وتعالی نے یتیموں اور مسکینوں کے تعلق سے بھی وصیت فرمائی، خواہ وہ قریبی ہوں یا دور (قریبی نہ ہو)۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے حقوق بیان فرمانا شروع کیا جو عام طور پر زندگی میں انسان کے قریب رہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے اُس ہمسائے کا ذکر کیا جو اسلام، قرابت ورشتہ داری اور پڑوس تینوں حقوق رکھتا ہے۔ پھر اُس ہمسائے کا ذکر کیا جس کے دو حق ہیں: اسلام اور پڑوس کا۔ پھر اُس ہمسائے کا جس کا حق صرف پڑوس کا ہے، یعنی غیر مسلم ذمی۔ اس کے بعد اُس شخص کا ذکر کیا جو اس کے ساتھ رہے اور اس سے فائدے کی امید رکھے، جیسے بیوی یا سفر کا ساتھی وغیرہ۔

چونکہ اسلام ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر، رزق کی تلاش اور عبرت حاصل کرنے کی غرض سے سیر وسیاحت کو بھی اہمیت دیتا ہے، اس لیے اس نے ایسے مسافروں کی مدد کرنے کی وصیت فرمائی جنہیں مدد کی ضرورت ہو، خواہ وہ مالی مدد ہو یا معنوی مدد۔ اور مسلمانوں کے درمیان عدل ومساوات کو پختہ کرنے اور اس پر زور دیتے ہوئے اسلام نے غلاموں اور کنیزوں کو بھی فراموش نہیں کیا، بلکہ ان کے حقوق کا

خیال رکھنے، ان کے ساتھ نرمی برتنے اور ان کی انسانیت کو تسلیم کرنے کی وصیت فرمائی۔ اور چونکہ یہ سب نیک اعمال ہیں، ممکن ہے کہ ان کے کرنے والا اپنے اوپر مغرور ہو جائے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے تکبر اور خود پسندی سے خبردار کیا، کیونکہ یہ دونوں چیزیں ان عظیم اعمال کو ضائع کر سکتی ہیں۔

فوائد:

۱. اکیلے اللہ ہی کی عبادت کرنا واجب ہے۔

۲. والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی اطاعت کرنا واجب ہے، جب تک کہ وہ کوئی نافرمانی کا کام نہ ہو یا ایسی چیز نہ ہو جو اولاد کو نقصان پہنچائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: «کسی کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ کسی بھی طرح اپنے ساتھی کو نقصان پہنچائے اور نہ ہی دو افراد کو ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا حق ہے»۔[10]

۳. رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا مشروع ہے، اور یہ ان کے قُرب (رشتے کی نزدیکی) کے اعتبار سے ہے۔

۴. اپنے زیرِ کفالت یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک واجب ہے، اور یہ ان کی حفاظت، اچھی تربیت، اور ان کے مال کو بڑھانے سے ہوتا ہے۔

۵. مسکینوں کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا مستحب ہے، اور احسان کی کئی قسمیں ہیں۔

۶. ہمسایہ کا حق ادا کرنا واجب ہے۔

۷. ہر اُس شخص کی مدد کی ترغیب جو تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے فضل اور خیر کی امید رکھتا ہے، جیسے سفر یا حضر کا ساتھی یا اسی طرح کے دیگر لوگ۔

---

[10] ابن ماجہ، کتاب الأحکام، حدیث نمبر (۲۳۴۰)۔

۸.　سفر میں راستے میں پھنس جانے والے (مسافر) کی مدد کرنا واجب ہے۔

۹.　مملوکوں (غلاموں اور کنیزوں) کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا واجب ہے۔

۱۰.　تکبر اور غرور حرام ہیں۔

۱۱.　اللہ کے لیے 'محبت' کی صفت کا ثبوت۔

توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت (اس آیت اور توحید کا باہمی تعلق):

یہ آیتِ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت کو صرف اور صرف اللہ کے لیے خالص کرنا واجب ہے اور اس کے سوا ہر چیز کا انکار کرنا بھی واجب ہے۔

نوٹ:

ہمسایے یا پڑوسی کی تین قسمیں ہیں:

۱.　وہ جس کے تین حقوق ہیں: اسلام، رشتہ داری اور پڑوسی ہونے کا حق۔

۲.　وہ جس کے دو حقوق ہیں: اسلام اور پڑوسی ہونے کا حق۔

۳.　وہ جس کا صرف پڑوس کا حق ہے، اور وہ ذمی (غیر مسلم) ہے۔

مباحثہ:

۱.　مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کیجیے:

اعبدوا الله، ولا تشركوا به شيئا، وبالوالدين إحسانا، بذي القربى، اليتامى، المساكين، الجار ذي القربى، الجار الجنب، الصاحب بالجنب، ابن السبيل، ما ملكت أيمانكم، مختال، فخور۔

۲. اس آیت کی اجمالی تشریح کیجیے۔

۳. اس آیت سے سات فوائد نکالیے اور ہر فائدے کے ساتھ اس کا مأخذ (حوالہ) بھی ذکر کیجیے۔

۴. توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت کو واضح کیجیے۔